سوال

یل علما(کی 221-

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حسب ذیل علماء کرام نے تائید کی ہے

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

حسب ذیل علماء کرام نے تائید کی :

- اللّٰھم احفظنا من ھذہ الکتاب کتبہ عبدالوہاب آروی

عی حیثیت سے بھی، اجتماعی تبلیغ کے لیے جو منظمہ مجلس کا صدر ہو اس لفظ امیر سے یاد نہیں کرنا چاہیے، اس لیے کہ شرعی حیثیت سے امیر وہی ہو سکتا ہے، جو شرعی امور کو شرعی طاقت سے جاری کر سکے، جو ایسا نہیں کر سکتا۔ اس کو امیر ہی نہیں ہونا چاہیے، ورنہ وہ طبرانی کی روایت کے مطا

روتستان سے باہر آزاد قبائلی علاقہ میں بھیجی جاتی تھی، وہ میرے نزدیک بے کار اور فضول تھی، اور اس کو شریعت کی رو سے اجازت نہیں تھی، جہاد فی سبیل اللہ (جو جنگ کرنے کی جائے) کے لیے بااختیار و صاحب طاقت امیر ہو، اور وہ اسلام اور مسلمانوں کی خلافت کے لیے جہاد کرے، تو اس وقت مالی امداد کر

(راقم عاجز ابو مسعود قمر بنارسی محلہ ساہو کارہ چندوسی ضلع مراد آباد یو۔ پی)

نہیں ہوتا، بلکہ جہاد کا معنی کوشش کرنا ہے، زبان سے ہو یا تحریر سے ہو، یا تلوار وغیرہ سے یہ ایک لحاظ سے جہاد ہے، اور جہاد کی شیکوں پر مال زکوٰة عشر وغیرہ کو صرف قرآن و حدیث کی نصوص سے ثابت ہے، یہ ان لوگوں کے جہاد کا نتیجہ ہے، کہ آج ہندوستان کا کچھ آزاد ہے، لہٰذا انما الاعمال بالنیات کے

مولانا اسماعیل صاحب گوجرانوالہ جو ایک مشہور اہل حدیث عالم ہین، اس وقت مغربی پاکستان میں اہل حدیث کانفرنس کے جنرل سیکرٹری ہیں، ان سے بھی خراسان کے متعلق فتویٰ طلب کیا گیا تھا، اور لکھا گیا کہ اگر کوئی اپنے خراسان کے امیر کا نائب بنا کر بلا حساب و کتاب بیت المال جمع کرے۔ تو مسلمانو

ہیں؛ خراسان میں وَج کل کوئی خلافت کا مداعی ہی نہیں تو نیا بت کیسے ہوگی، ان علاقوں میں آج کل بے دینی روز بروز بڑھ رہی ہے، یا ہے کوئی عیار جس نے شکم پروری کے لیے عوام کو دھوکہ دینا شروع کیا، اسے ایک کوڑی بھی نہیں دینی چاہیے، تاکہ حساب کی ضرورت ہی نہ رہے، شرعاً ایسے اموال کا حساب

: . . . غلام رسول مہر نے سعید احمد شہید کے حالات میں ایک کتاب چار جلدوں میں لکھی ہے، آخیر جلدیں صفحہ نمبر ۱۰۱ پر لکھا ہے، کہ مولانا اسمٰعیل گوجرانوالہ کا شکریہ ادا کرتے ہیں کیونکہ اس جماعت کے آخیر زمانہ کے اکثر حالات ہمیں ان کے ذریعے معلوم ہوئے بغیر اس کے جو خط انہوں نے جواب میں لکھا

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاوی علمائے حدیث]

جلد 7 ص 333-335

محدث فتویٰ